میک ٹیگرٹ کا تصورِ زماں اور اقبال ...... تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر محمد آصف اعوان، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

This article "Mc Taggart's Concept of Time and Iqbal" brings to light a contrast of opinion between a teacher and his taught. Mc Taggart, a philosphor and teacher of Iqbal at Cambridge in England, was of the view that time is unreal because every new event is three dimensional i.e, past, present and future. Iqbal says that this view is due to the superficial survey of time. Real time is not objective but subjective phenomenon. On the internal side, there is no past, present and futrue. There is succession without change. Secondly, even considering time an objective phenomenon, future is never in hand. It is always a probability. So far past and present is concerned, every new event creates its specific relation with the preceding event e.g. before the event x becomes past for the event y, it was present to its preceding event. So every event represents one dimension of time in relation to other event. Thus Iqbal rejects the idea of unreality of time, based on three dimensions of time.

برطانوی مفکر میک ٹیگرٹ (۳ستمبر ۱۸۶۶ء۔۱۸جنوری ۱۹۲۵ء) کا پورا نام جان ایلس میک ٹیگرٹ (John Ellis Mc. Taggart) تھا۔ جب اقبال اعلیٰ تعلیم کی غرض سے انگلستان گئے تو میک ٹیگرٹ، کیمبرج کے ٹرینیٹی کالج میں فلسفے کے اُستاد تھے۔ وہ ایک ہنس مُکھ، ملنسار اور خوش گفتار انسان تھے اور اپنی خوش گفتاری کے اعجاز سے بہت جلد لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ اقبال کو اکثر اُن کے پاس بیٹھنے اور مختلف فلسفیانہ موضوعات پر گفتگو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اگرچہ اقبال، میک ٹیگرٹ (Mc.Taggart) کی علمیت کے معترف اور اُن کے بحیثیت اُستاد سپاس گزار ہیں تاہم میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے ملحدانہ خیالات اپنی تمام تر عقلی اساس کے باوجود اقبال کو کبھی اپنے طلسم میں گرفتار نہ کر سکے۔ اقبال ٹرینیٹی کالج میں میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) سے اپنی ملاقاتوں اور نشستوں کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "I used to meet him almost everyday in his rooms in trinity and very often our talk turned on the question of God. His powerful logic often silenced

me but he never succeded in convincing me."[۱]

میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے افکار میں سے سب سے اہم پہلو اس کا تصورِ زماں ہے۔ وہ زماں (Time) کو غیر حقیقی (Unreal) سمجھتا ہے۔ سی ڈی براڈ (C.D. Broad) اپنی کتاب "An Examination of Mc. Taggart" میں لکھتا ہے:

"John Mc. Taggart Ellis (1866-1925) Cambridge atheist idealist now best known for his arguments (In Mind 1908) that time is unreal."[۲]

میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے اپنے الفاظ ہیں:

" I believe that time is unreal."[۳]

اقبال میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے شاگرد تھے مگر مسئلہ زمان کے حوالے سے اُن کا نقطۂ نظر میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) سے مختلف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اپنے دورِ طالب علمی میں اقبال نے حقیقت زماں (Time) سے متعلق ایک مضمون لکھ کر میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کی خدمت میں پیش کیا تو اُنہوں نے اس پر شدید نکتہ چینی کی۔ اقبال اس سے اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ اُنہوں نے اس مضمون کو ضائع کر دیا۔ تاہم بعدازاں جب ہنری برگساں (Henry Bergsan ۱۲ اکتوبر ۱۵۸۹ء۔ ۴ جنوری ۱۹۴۱ء) نے زماں (Time) کے حوالے سے کم و بیش اُنہی خیالات کا اظہار کیا جن کا اقبال اپنے مذکورہ مضمون میں اظہار کر چکے تھے تو اقبال تو ایک طرف خود میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کو اس بات پر افسوس ہوا کہ نکتہ چینی کے باعث اقبال نے اپنے مضمون کو ضائع کر دیا اور اس طرح واقعیتِ زماں پر اپنے نظریات کے حوالے سے اقبال کے بجائے برگساں (Bergsan) کو تقدم کا درجہ حاصل ہو گیا۔ جاوید اقبال اپنی کتاب ''زندہ رود'' میں لکھتے ہیں:

''برگساں میں اقبال کی دل چسپی اس لیے تھی کہ اُن کا تصورِ واقعیتِ زماں کچھ حد تک اقبال کے کیمبرج میں طالب علمی کے زمانہ میں اسی موضوع پر تحریر کیے ہوئے ایک مقالہ میں پیش کردہ استدلال سے مطابقت رکھتا تھا جو اُنہوں نے اپنے اُستاد میک ٹیگرٹ کی منطقی نکتہ چینی کے سبب ناقص سمجھ کر ضائع کر دیا تھا۔''[۴]

اقبال کا زماں (Time) کے حوالے سے نقطۂ نظر یہ ہے کہ زماں (Time) اور حرکت (Motion) کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر حرکت زماں (Time) ہی سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ جب ایک شے ایک جگہ سے حرکت کر کے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے تو ایسا زماں (Time) کے باعث ہوتا ہے۔ تاہم خارجی سطح پر رونما ہونے والی حرکت (Motion) کا مرجع وہ باطنی ذات ہے کہ جہاں پر تخلیقی سرگرمی کا نقش اوّل عکس ریز ہوتا ہے۔ اقبال کے نزدیک باطنی تخلیقی تحرک کا باعث ذاتِ الٰہی ہے چنانچہ باطنی تخلیقی تحرک کے حوالے سے ذاتِ الٰہی کی حیثیت ایک ایسی حتمی حقیقت کی ہے کہ جس سے زماں (Time) کو الگ نہیں کیا جا سکتا بلکہ زماں (Time) اس کا لازمی جزو ہے۔[۵]

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) زماں کو غیر حقیقی کیوں قرار دیتا ہے؟

زماں کے متعلق میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ زمانی مراحل کو دو صورتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ ہر زمانی مرحلہ (واقعہ) اپنے اندر سہ ابعادی خصوصیات کا حامل ہے۔ سہ ابعادی (Three Dimensional) خصوصیات سے مراد ماضی، حال اور مستقبل ہے۔ گویا زماں (Time) میں جو واقعہ بھی رونما ہوتا ہے اُس میں بیک وقت ماضی، حال اور مستقبل کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر زمانی مرحلہ (واقعہ) ماقبل (Earlier) اور مابعد (Later) کے خانوں میں منقسم ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو واقعہ بھی رونما ہوتا ہے اُس کی حیثیت کسی واقعہ سے پہلے (ماقبل) کی ہے یا کسی واقعہ کے بعد کی (مابعد)۔ مزید برآں جہاں تک زماں (Time) کے ماقبل (Earlier) مرحلے کا تعلق ہے اُس کی حیثیت تو دوامی ہے گویا جو مرحلۂ زمانی گزر گیا، وہ تو گزر گیا۔ اُس کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا تاہم جہاں تک زماں (Time) کے مابعد (Later) مرحلے کا تعلق ہے اس کی کوئی ایک یا مستقل خصوصیت نہیں ہے۔ یہ زماں (Time) کی سہ ابعادی خصوصیات (ماضی، حال، مستقبل) کا حامل ہے۔ اسی مرحلۂ زمانی (مابعد) ہی کو بنیاد بنا کر میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) نے مرحلۂ زمانی کی اُس پہلی صورت کا تصور دیا جس کے مطابق ہر نیا وقوع پذیر ہونے والا واقعہ اپنے اندر ماضی، حال اور مستقبل کی تینوں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کا یہ خیال ہے کہ زمانی لحاظ سے مابعد (Later) مرحلے پر رونما ہونے والے جس واقعے کی حیثیت حال (Present) کی ہوتی ہے وہی مستقبل (Future) تھا اور وہی ماضی (Past) ہو جائے گا۔ میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے نزدیک مابعد (Later) مرحلے پر رونما ہونے والے واقعے کے اندر یہ زمانی تضاد ہی زماں (Time) کے غیر حقیقی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اقبال زمانے کے غیر حقیقی ہونے سے متعلق میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے نقطۂ نظر کو یوں بیان کرتے ہیں:

> " Time, according to Doctor Mc. Taggart, is unreal, because every event is past, present and future. Queen Anne's death, for instance, is past to us; it was present to her contemporaries, future to Willian III. Thus the event of Anne's death combines charactereistics which are incompatible with each other." ۶
>
> ''ڈاکٹر میک ٹیگرٹ (Doctor Mc. Taggart) کے مطابق زماں (Time) غیر حقیقی ہے کیوں کہ (زماں میں) ہر واقعہ ماضی، حال اور مستقبل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ملکہ این (Queen Anne) کی وفات ہمارے لیے ماضی ہے، اُس کے معاصرین کے لیے حال تھی اور ولیم سوم (William III) کے لیے مستقبل تھی۔ یوں این (Anne) کی وفات کا واقعہ (زماں کے حوالے سے) اپنے اندر ایسے خواص کا حامل ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔''

میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) زماں (Time) کے غیر حقیقی ہونے کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے اندر

زمانی لحاظ سے تین متضاد صفات (ماضی، حال، مستقبل) پائی جاتی ہیں۔ زماں کے اندر تین متضاد حیثیات کے در آنے کی وجہ یہ ہے کہ میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے نزدیک زماں ایک ایسی سیدھی لکیر یا خط ہے جس پر تمام واقعات پہلے ہی سے ایک تواتر کے ساتھ رقم ہیں چنانچہ جیسے جیسے مختلف افراد زماں (Time) کے اس خط پر سفر کرتے چلے جاتے ہیں، اُن پر مختلف واقعات کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ واقعات تو پہلے سے طے شدہ ہیں، صرف زماں (Time) کے خط پر فرد کی پوزیشن اُس فرد کے لیے کسی واقعہ کی زمانی حیثیت کا تعین کرتی ہے۔ درج ذیل زمانی خط پر مختلف افراد کی زمانی حیثیت ملاحظہ ہو:

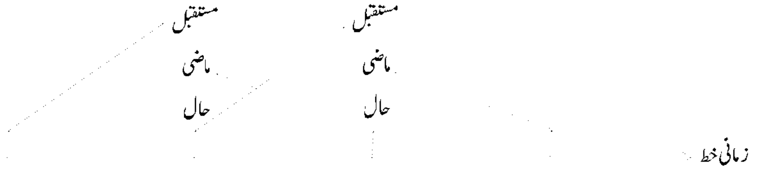

زمانی خط پر مختلف افراد کی پوزیشن سے یہ اَمر واضح ہو جاتا ہے کہ ایک ہی زمانی نقطہ مختلف افراد (A,B,C,D) کے لیے ماضی، حال اور مستقبل تینوں حیثیات اختیار کر رہا ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز صورت ہے تاہم یہ مضحکہ خیز صورت میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے اُس تصورِ زماں سے مترشح ہوتی ہے جس کے مطابق زماں (Time) اپنے دامن میں جامد و ساکت واقعات کو سمیٹے ایک بے حرکت خط یا لکیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اقبال میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے اس نقطہ نظر سے اتفاق نہیں رکھتے۔ اُن کے خیال میں میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کی نظر زماں کے موضوعی (Subjective) یا باطنی پہلو کی بجائے محض معروضی (Objective) پہلو پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زماں (Time) کی حیثیت ایک ایسی تخلیقی فعلیت کی ہے جس کی اصل نوعیت باطنی ہے اور باطنی سطح پر زماں (Time) میں کسی بھی قسم کی زمانی حد بندی نہیں پائی جاتی تاہم جب اَنائے فعلی (Efficient Self) کے ذریعے تخلیقی نوعیت کے حامل باطنی زماں کا اظہار معروضی سطح پر ہوتا ہے تو ایک ایسے واقعاتی تواتر کی صورت جنم لیتی ہے جسے انسانی ذہن اپنی شماریاتی سہولت کی خاطر ماضی، حال اور مستقبل کے زمانی خانوں میں تقسیم کر لیتا ہے ورنہ اپنی اصل کے اعتبار سے زماں (Time) کی حیثیت محض ایک ایسے دوران یا مرور کی ہے جو زمانی حد بندیوں کے تصور سے مبرا ہے مگر میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے مدِ نظر زماں کے تخلیقی فعلیت کے حامل باطنی پہلو کی بجائے محض زماں کا وہ معروضی پہلو ہے جو تواتر کا حامل ہے۔ اسی لیے اقبال کہتے ہیں:

> "It is obvious that the argument proceeds on the assumption that the serial nature of time is final. If we regard past, present and future as essential to time, then we picture time as a straight line, part of which we have travelled and left behine, and part lies yet untravelled before us."[۷]

> ''یہ واضح استدلال اس مفروضے پر آگے بڑھتا ہے کہ زماں کا سلسلہ وار ہونا ہی اس (زماں) کی حتمی فطرت ہے۔ اگر ہم ماضی، حال اور مستقبل کو زماں کے ساتھ ملزوم (Essential)

سمجھیں تو پھر ہم وقت کی تصویر کشی ایسی سیدھی لکیر کی صورت میں کرتے ہیں جس کے ایک اہم حصے کا ہم نے سفر طے کر لیا اور وہ پیچھے رہ گیا اور ایک حصہ ہمارے سامنے ایسا ہے جس پر ابھی سفر نہیں ہوا۔''

ڈاکٹر رضی الدین صدیقی لکھتے ہیں:

''میک ٹیگرٹ اور بعض دوسرے مفکرین نے غلطی سے زماں کو غیر حقیقی قرار دیا ہے۔ وہ فرض کر لیتے ہیں کہ زماں کی خاصیت صرف تسلسل ہے اور کچھ نہیں۔ اقبال کا کہنا ہے کہ اگر ہم ماضی، حال اور مستقبل کو زماں کے اجزائے لاینفک تصور کر لیں تو گویا ہم زماں کو ایک خطِ مستقیم تصور کر رہے ہیں جس کا کچھ حصہ ہم طے کر آئے ہیں اور پیچھے چھوڑ چکے ہیں اور کچھ حصہ ہمارے سامنے پھیلا ہوا ہے اور ہمیں طے کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زماں ایک زندہ تخلیقی حرکت نہیں بلکہ ایک سکونی مطلق شے ہے۔''۸

اقبال میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے اس تصورِ زماں پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"This is taking time, not as a living creative moment, but as a static absolute, holding the ordered multiplicity of fully-shaped cosmic events, revealed serially, like the pictures of a film, to the outside observer."۹

''یہ زماں کو ایک زندہ تخلیقی لمحے کے طور پر نہیں بلکہ اُسے ایک ایسی ساکن مطلق شے کے طور پر تصور کرنا ہے جس کے دامن میں ایک ترتیب سے آراستہ اور مکمل طور پر بنے بنائے ایسے کائناتی واقعات کی کثرت ہے جو ایک فلم کی تصاویر کی مانند خارجی مشاہد کے لیے سلسلہ وار ظاہر ہوتے ہیں۔''

اقبال راقم ہیں کہ اگر مستقبل کے واقعات کو مکمل طور پر تشکیل شدہ تصور کیا جائے تو ڈاکٹر میک ٹیگرٹ (Dr. Mc. Taggart) کے تصورِ زماں کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ولیم سوم (William III) کے لیے ملکہ این (Queen Anne) کی موت ایک مستقبل کا واقعہ ہے مگر اس بیان پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ واقعہ (Event) کا تعلق تو وقوع پذیری کے ساتھ ہے۔ جو عمل ابھی وقوع پذیر ہی نہ ہوا ہو، اُسے واقعہ کیسے کہا جا سکتا ہے چنانچہ اقبال سی۔ڈی براڈ (Charles Dunbar Broad ۱۸۸۷ء۔۱۹۷۱ء) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ کوئی واقعہ اُس وقت تک واقعہ ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا، جب تک وہ وارد نہ ہو لے۔۱۰

چنانچہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ملکہ این (Queen Anne) کے مرنے سے قبل ہی اُس کے مرنے کا واقعہ وجود رکھتا ہو۔ گویا زماں کی ایک سطح پر وہ زندہ اور دوسری سطح پر وہ مری ہوئی ہو۔ اقبال کی نظر میں جب تک کوئی واقعہ وقوع پذیر نہ ہو جائے، اُس کا وجود تسلیم کرنا ممکن نہیں لہٰذا یہ خیال کرنا کہ ملکہ این (Queen Anne) کی وفات سے قبل ہی اُس کی موت کا واقعہ وجود رکھتا تھا، ایسا ہرگز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی اَمر کی وقوع پذیری سے قبل اُس اَمر کی حیثیت مستقبل

میں وقوع پذیر ہو سکنے والے محض ایک امکان کی ہوتی ہے، اور امکان واقعہ کی صورت اُس وقت اختیار کرتا ہے جب وہ معرضِ وجود میں آجاتا ہے۔ گویا اقبال کے نزدیک مستقبل کا حال سے تعلق ایسے کھلے امکانات (Open Possibilities) کی صورت میں ہے جن کا آئندہ کسی طور پر وقوع پذیر ہو کر واقعہ بن جانا، ممکنات میں ہے۔ اقبال رقم طراز ہیں:

> "The answer to Doctor Mc. Taggart's argument is that the future exists only as an open possibility, and not as a reality." [۱۱]
>
> ''ڈاکٹر میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ مستقبل حقیقت کے رنگ میں نہیں بلکہ کھلے امکان کے طور پر وجود رکھتا ہے۔''

حال اور مستقبل کے باہمی تعلق کی وضاحت کے بعد اقبال ماضی سے حال کے رشتے کی نوعیت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "Nor can it be said that an event combines incompatible characteristics when it is described both as past and present." [۱۲]
>
> ''نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک واقعہ متبائن (باہم متضاد) خصوصیات رکھتا ہے کہ جب اُسے ماضی اور حال دونوں (زمانوں) کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔''

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک واقعہ اپنے اندر زمانی لحاظ سے متبائن خصوصیات رکھتا ہے تو پھر یہ کیوں نہیں کہا جا سکتا کہ اُس واقعے کے اندر زمانی لحاظ سے باہم متضاد خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اقبال اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک واقعہ رونما ہوتا ہے تو اس کا ماقبل وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے حال اور ماضی کی صورت میں ایک ناقابل انقطاع رشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ رشتہ اُن واقعات سے ہرگز اثر انداز نہیں ہوتا جو مستقبل کے امکانات کے حقیقت میں متبدل ہونے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اقبال اپنی بات کی وضاحت ایک مثال سے یوں کرتے ہیں:

> "When an event x does happen, it enters into an unalterable relation with all the events that have happened before it. These relations are not at all affected by the relations of x with other events which happen after x by the further becoming of Reality." [۱۳]
>
> ''جب ایک واقعہ x وقوع پذیر ہوتا ہے تو وہ ماقبل وقوع پذیر ہونے والے تمام واقعات سے ایک ناقابل تغیر رشتہ میں منسلک ہو جاتا ہے۔ یہ رشتہ واقعہ x کے اُن دوسرے واقعات کے ساتھ تعلق سے قطعاً متاثر نہیں ہوتا جو واقعہ x کے بعد، حقیقت کے مزید وقوع پذیر ہونے سے، واقع ہوتے ہیں۔''

اقبال کہتے ہیں کہ جب ایک واقعہ x رونما ہوتا ہے تو اس واقعے کے رونما ہوتے ہی اس واقعے کا تعلق ماقبل واقعات سے حال اور ماضی کی صورت میں جڑ جاتا ہے تاہم واقعات کی وقوع پذیری تو ایک غیر مختتم عمل ہے اس لیے واقعہ x کے بعد مستقبل کے جو امکانات حقیقت کا رنگ اختیار کرتے ہوئے مزید واقعات کی صورت اختیار کرتے ہیں، اُن کی نسبت سے واقعہ x کا تعلق وہ نہیں ہوتا جو واقعہ x کی وقوع پذیری کے وقت واقعہ x کا ماقبل واقعات سے تھا تا ہم یہ اَمر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ کسی واقعے کی وقوع پذیری کے بعد چاہے کتنے ہی مستقبل کے امکانات حقیقت کا رنگ اختیار کرتے ہوئے واقعاتی صورت میں رونما ہوتے چلے جائیں تاہم کسی مخصوص واقعے کی ماقبل واقعات سے رشتے کی نوعیت کبھی نہیں بدلتی۔ گویا یہ ممکن نہیں کہ کبھی تو کسی واقعے کا تعلق کسی دوسرے واقعے کی نسبت سے حال اور ماضی کا ہو اور کبھی ماضی اور حال کا۔ چونکہ معروضی سطح پر واقعات ایک تواتر سے رونما ہوتے ہیں اس لیے کسی واقعے کا ماقبل واقعات سے ایک دفعہ جو مخصوص زمانی تعلق بن جاتا ہے وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے اور اُس میں کبھی کوئی تضاد یا تناقص در نہیں آتا۔ اسی بات کو اقبال ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں:

"No true or false proposition about these relations will ever become false or true."[۱۴]

''ان (زمانی) رشتوں کے بارے میں کبھی کوئی صحیح بات غلط اور غلط بات صحیح نہیں ہو سکتی۔''

اقبال نے کسی واقعہ کے بیک وقت حال اور ماضی ہونے کے حوالے سے جو وضاحت کی ہے اُس سے یہ اَمر واضح ہو جاتا ہے کہ زمانی لحاظ سے جو واقعہ ماقبل واقعات کی نسبت سے حال ہے وہ اُن کی نسبت سے ہمیشہ حال ہی رہے گا تاہم مابعد وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی نسبت سے اُس کی زمانی حیثیت ماضی کی ہو جاتی ہے اور یہ زمانی حیثیت بھی دوامی ہے۔ یوں یہ اَمر متبادر ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ہی واقعہ حال اور ماضی کی حیثیت رکھتا ہے تاہم اُس کی یہ حیثیات ایک ہی زمانی جہت میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی نسبت سے نہیں ہوتیں بلکہ ماقبل اور مابعد زمانی جہات میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال کی نظر میں اگر ایک واقعہ بیک وقت حال اور ماضی کی دونوں حیثیات کا حامل نظر آتا ہے تو اس کی وجہ اُس واقعہ کے اندر زمانی تضاد یا تناقص کا ہونا نہیں بلکہ اُس واقعہ کی ماقبل اور مابعد زمانی جہات میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی نسبت سے مختلف زمانی حیثیات ہیں، چنانچہ اقبال رقم طراز ہیں:

"Hence, there is no logical difficulty in regarding an event as both past and present."[۱۵]

''پس کسی واقعہ کو (زمانی لحاظ سے) بیک وقت ماضی اور حال تصور کرنے میں کوئی منطقی دشواری نہیں ہے۔''

اقبال اور میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے تصورِ زماں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ میک ٹیگرٹ (Mc.

(Taggart) کی نگاہ میں زماں (Time) کا محض معروضی (Objective) پہلو ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ زماں (Time) گویا ایک ایسا پہلے سے کھنچا ہوا سیدھا خط (Straight Line) ہے جس پر تمام واقعات اپنی متعین صورت میں موجود ہیں اور انسان اُن تک باری باری رسائی پاتا جاتا ہے۔ اقبال زماں (Time) کے اس تصور پر یقین نہیں رکھتے چوں کہ میک ٹیگرٹ محض معروضی سطح کے زماں کو بنیاد بنا کر زماں کے غیر حقیقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لیے اقبال لکھتے ہیں:

> "Real time is not serial time to which the distinction of past, present and future is essential, it is pure duration, i.e., change without successio, which Mc. Taggart's argument does not touch." [۱۶]
>
> ''حقیقی زماں وہ زمانِ متسلسل نہیں ہے کہ جس کے ساتھ ماضی، حال اور مستقبل کا امتیاز لازم ہے۔ یہ حقیقی زماں تغیر، بلاتواتر کا حامل وہ زمانِ خالص ہے جسے میک ٹیگرٹ کے استدلال نے چھوا تک نہیں۔''

یوں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کی نگاہ زماں (Time) کی محض معروضی (Objective) سطح تک محدود ہے جب کہ اقبال کے نزدیک زماں (Time) کی حقیقی حیثیت معروضی نہیں بلکہ موضوعی (Subjective) ہے۔ چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے کہ زماں (Time) کا موضوعی سطح پر جائزہ لیں تو زماں (Time) ہر قسم کی زمانی درجہ بندی (ماضی، حال، مستقبل) سے مبرا نظر آتا ہے۔ یہاں نہ ماضی ہے، نہ حال اور نہ ہی مستقبل۔ معروضی سطح پر بھی زمانی درجہ بندی زماں (Time) کے موضوعی سطح سے معروضی سطح پر عکس ریز ہونے ہی سے متعین ہوتی ہے۔ چنانچہ زماں (Time) کی بنیادی حیثیت موضوعی (Subjective) ہے اور موضوعی سطح ہی سے واقعات معروضی سطح پر ہویدا ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ معروضی (Objective) سطح پر واقعات پہلے سے موجود نہیں ہوتے۔ جب معروضی (Objective) سطح پر واقعات پہلے سے موجود ہی نہیں ہوتے تو ان واقعات کے حوالے سے سہ ابعادی زمانی درجہ بندی بھی نہیں ہو سکتی۔ تاہم جو واقعہ زماں کی آغوش سے معروضی سطح پر وجود پذیر ہو جاتا ہے وہ زماں کی شماریاتی حدود میں داخل ہو کر اپنی کوئی زمانی حیثیت اختیار کر لیتا ہے مگر مستقبل کے نام پر کسی ایسے واقعہ کو فرض نہیں کیا جا سکتا جو ابھی وقوع پذیر ہی نہ ہوا ہو۔

یوں میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) معروضی سطح پر زماں کے جس سہ ابعادی تصور پر زماں (Time) کے غیر حقیقی ہونے کا استدلال قائم کرتا ہے۔ اقبال میک ٹیگرٹ (Mc. Taggart) کے اس استدلال ہی کو سرے سے غلط اور غیر حقیقی قرار دے دیتے ہیں۔

حواشی:

۱۔ Latif Ahmad Sherwani, "Speeches, Writings and Statements of Iqbal", Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 1996, p. 185

۲۔ Broad C.D., "An Examination of Mc. Taggart's Philosophy", 2 Vols. (Cambridge, 1933-1938) included in the Oxford Companian to Philosophy, ed., by Ted Honderich, Oxford University Press, New York, 1995, p. 540

۳۔ Mc. Taggart John Ellis, "The Unreality of Time", included in "Mind, A Quarterly Review of Psychology and Philosophy", 17, 1908, p. 456

۴۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، ’’زندہ رود۔حیات اقبال کا اختتامی دور‘‘، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز،۱۹۸۴ء، ص: ۴۹۶

۵۔ Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 1989, p. 45

۶۔ Ibid

۷۔ Ibid

۸۔ رضی الدین صدیقی، ڈاکٹر، ’’اقبال کا تصورِ زمان و مکان اور دوسرے مضامین‘‘، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء، ص: ۱۲۷

۹۔ Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", p. 46

۱۰۔ Broad C.D., "Scientific Thought", London, 1923, p. 79

۱۱۔ Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", p. 46

۱۲۔ Ibid

۱۳۔ Ibid

۱۴۔ Ibid

۱۵۔ Ibid

۱۶۔ Ibid

II